حدیث وسنت

مجلس التحقیق الاسلامی
(محمد کامران طاہر)

خطباتِ حجۃ الوداع...... احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں

'حجۃ الوداع' کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کا یہ آخری حج تھا،اس کو 'حجۃ الاسلام' بھی کہا جاتا ہے اس وجہ سے کہ ہجرت کے بعد آپؐ نے یہی ایک حج کیا، اس کے علاوہ اس کو 'حجۃ البلاغ' کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جملہ مسائل حج اس کے ذریعے قول اور فعل اور کردار کے آئینہ میں دکھا دیئے اور اسلام کے اُصول وفروع سے آگاہ کر دیا۔ تاہم ان ناموں میں سے 'حجۃ الوداع' زیادہ مشہور ہوا، کتبِ احادیث میں اکثر راوی اسی نام سے روایت کرتے ہیں۔

خطبہ حجۃ الوداع ایک اہم تاریخی دستاویز اور 'حقوقِ انسانی کے چارٹر' کی حیثیت رکھتا ہے جو ذخیرۂ احادیث وروایاتِ تاریخ کی صورت میں موجود ہے۔ محدثین اور مؤرخین نے اپنے اپنے فن کے مطابق اسے اپنی تصنیفات میں ذکر کیا ہے۔ اب تک متعدد سیرت نگاروں نے ان شقوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن سیرت کی کتابوں میں یکجا کی گئیں روایات کی تخریج وتحقیق کا کام کماحقہ نہ ہوسکا۔ اکثر مصنّفین نے صحیح احادیث کا اہتمام نہیں کیا بلکہ خطبہ حجۃ الوداع سے متعلق تمام رطب و یابس جمع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ کتبِ سیرت میں خطبات کی ترتیب کا بھی کوئی خاص لحاظ نہیں رکھا گیا بلکہ نبی کریم ﷺ کے خطبات جو آپؐ نے تین دن مختلف مقامات واوقات میں دیے، ایک ہی جگہ جمع کر دیئے گئے اور ان تینوں خطبوں کو ایک ہی خطبہ (یعنی خطبہ حجۃ الوداع) کا نام دے دیا گیا۔ اسی طرح بعض بے سند تاریخی روایات بھی خطبات حجۃ الوداع کے نام سے متداول ہوچکی ہیں۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ محسن انسانیت محمد رسول اللہ ﷺ کے ان خطبات کو جو کہ 'حجۃ الوداع' کے نام سے موسوم ہیں، الگ الگ مقام اور وقت کی مناسبت سے اپنی تمام شقوں کے

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مرتب کیا جاتا۔ راقم نے مذکورہ مضمون میں اسی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہٰذا آئندہ سطور میں اس ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ ۹، ۱۰، ۱۲ ذوالحجہ کے خطبات جو یوم عرفہ، یوم النحر، یوم الرؤس اوسط ایام التشریق کے نام سے مشہور ہیں، میں سے ہر خطبہ اس کے مقام و دن کے ساتھ بالترتیب لکھ دیا گیا ہے۔

خطبات میں چونکہ نبی کریمؐ نے اعادہ کے طور پر ایک خطبہ کے کچھ جملوں کو ہر خطبہ میں بیان فرمایا، لہٰذا مکرر شدہ جملوں کو طوالت سے بچاتے ہوئے صرف ایک خطبہ میں ہی لکھ دیا گیا ہے اور غیر مکرر جملے اپنے اپنے مقام پر درج کردیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد وہ روایات جو کسی مقام کی طرف منسوب نہیں بلکہ راویوں نے صرف حجۃ الوداع یا حجۃ النبیؐ کی طرف منسوب کر کے انہیں روایت کیا ہے، رقم کردی گئی ہیں۔ اور اس میں صرف احادیث کی کتب سے صحیح روایات کا چناؤ کیا گیا ہے۔ تاریخی روایات کی اسنادی حیثیت ثانوی ہونے کی وجہ سے ان روایات سے گریز کیا گیا ہے، تاکہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال مستند طور پر پیش کیے جاسکیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ صحیح و مقبول روایات ہی ان خطبات کا حصہ بنیں اور اس چیز کو ممتاز کرنے کے لئے غیر مستند روایات کو آخر میں ان کے ضعف کی نشاندہی کے ساتھ درج کردیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں ان تمام خطبات سے جو نکات آخر کار حاصل ہوتے ہیں، ان کو آخر میں ایک مستقل صورت میں عنوانات کے تحت مدون کردیا گیا ہے۔

حجۃ الوداع کا پس منظر

نبوت کے ۲۳ سال پورے ہونے کو تھے، آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام لوگوں تک کما حقہ پہنچا دیا تھا اور آپؐ کا مشن پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا تھا۔ یقیناً آپ کو اس کا احساس تھا جس کا پتہ آپؐ کی وصیت سے چلتا ہے جو آپؐ نے حضرت معاذؓ کو یمن کا گورنر مقرر فرما کر بھیجتے ہوئے فرمائی تھی۔

آپؐ نے حضرت معاذؓ کو ۱۰ ہجری میں یمن کا گورنر مقرر کیا اور وصیت کی کہ

> ''اے معاذ! غالباً تم مجھ سے میرے اس سال کے بعد نہ مل سکو گے، بلکہ غالباً میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو گے۔ حضرت معاذؓ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی جدائی کے غم میں رونے لگے'' (مسند احمد ۵/۲۳۵، مجمع الزوائد ۹/۲۲)

حج کا مہینہ قریب تھا اور ضرورت اس بات کی تھی کہ رہبر اعظمؐ کی لوگوں سے آخری ملاقات

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کے وصیتی ارشادات لوگوں تک پہنچ جائیں۔سو آپؐ نے اس سال حج کا ارادہ فرمایا اور اسی منصوبہ کے پیش نظر اطرافِ مکہ میں اس کا اعلان کر دیا گیا کہ نمائندگانِ قبائل اپنے قبائل کے افراد کے ساتھ اس اجتماع میں حاضر ہوں۔مسلمانانِ عرب جوق در جوق مکہ کی طرف روانہ ہونے لگے تھے۔شنبہ کے روز ظہر کے بعد مدینہ سے مکہ کی طرف کوچ فرمایا۔

آپؐ تقریباً آٹھ دن سفر کرنے کے بعد ۴؍ذی الحجہ ۱۰ھ کو مکہ میں داخل ہوئے۔۸؍ذی الحجہ، ترویہ کے دن آپؐ منیٰ تشریف لے گئے۔۹؍ذی الحجہ کی صبح تک وہیں قیام فرمایا اور پہلا خطبہ عرفات میں ارشاد فرمایا۔اور اس طرح دیگر مناسک حج ادا کرتے ہوئے ۱۰، ۱۱؍ذی الحجہ کو بھی خطبات ارشاد فرمائے۔

آپؐ کے ساتھ شریک صحابہ اکرامؓ کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوالیس ہزار تھی۔حال ہی میں وفات پانے والے نامور مسلم محقق ومؤرخ جناب ڈاکٹر حمید اللہ نے اسے 'انسانیت کا منشورِ اعظم' قرار دیا ہے۔'رسول اکرم کی سیاسی زندگی' کے نام سے ان کی کتاب جس میں نبی کریم کے سیاسی کارناموں اور سیاسی دستاویزات کی تحقیق پیش کی گئی ہے، میں ایک مستقل باب میں انہوں نے اس خطبہ کی تمام شقوں کو کتبِ تاریخ کی مدد سے ۱۶ دفعات میں جمع کیا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

''جمعہ ۹؍ذی الحجہ ۱۰ھ کو جبل الرحمہ پر سے میدان عرفات کے ڈیڑھ لاکھ حاضرین سے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے جو خطاب فرمایا تھا، اسے تاریخ نے خوش قسمتی سے محفوظ رکھا ہے، اس خطاب کو انسانیت کا منشورِ اعظم کہا جاسکتا ہے۔'' (ص ۳۰۲ تا ۳۰۵)

وصایا اور مناسکِ حج سکھلانے کے بعد نبیؐ اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ یوم النفر الثاني (۱۳؍ذی الحجہ) کو عشاء کے بعد طوافِ وداع کرکے واپس مدینہ کی طرف عازمِ سفر ہوئے۔

حجۃ الوداع میں نبیؐ نے چار خطبات ارشاد فرمائے جیسا کہ امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ ''ہمارے نزدیک چار خطبات ہیں: پہلا مکہ میں کعبہ کے نزدیک ذوالحجہ کے ساتویں دن، دوسرا مسجد نمرہ میں عرفہ کے دن، تیسرا منیٰ میں نحر کے دن، چوتھا ایام التشریق کے دوسرے دن منیٰ میں۔'' (مسلم شرح نووی: ۹؍۵۷)

'ساتویں دن' کے متعلق امام بیہقی 'سنن الکبریٰ' میں ابن عمرؓ کا یہ فرمان ذکر کرتے ہیں:

"كان رسول الله ﷺ إذا كان قبل التروية خطب الناس فأخبرهم

بمناسکھم" (بیہقی:۵/۱۱۱)

''رسول اللہ ﷺ نے یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے پہلے (سات ذوالحجہ) لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں ان کو ان کے مناسک کے بارے میں خبر دی۔''

راقم کو باوجود بسیار کوشش کے 'یوم السابع' کے خطبہ کی تفصیل کتبِ احادیث سے نہیں مل سکی اہل علم و تحقیق اس بارے میں مزید جستجو اور رہنمائی فرمائیں۔

ذیل میں پیش کردہ روایات کی تحقیق و تخریج بقدر امکان کی گئی ہے۔اور احتیاط کے لئے احادیث کے تراجم نامور سیرت نگاروں کی کتب سے لئے گئے ہیں،صرف وہ احادیث جن کا ترجمہ ان کتب سے نہ مل سکا، راقم کا کیا ہوا ہے۔ وما توفیقی إلا باللہ

خطبہ یوم عرفہ......۹ ذوالحجہ

وقت اور دِن: نبیؐ نے عرفہ کے دن کا خطبہ بطن وادی (عرفہ) میدانِ عرفات میں سواری پر جمعہ کے دن ظہر کی نماز سے پہلے ارشاد فرمایا جیسا کہ اس کا ذکر آگے روایات میں آرہا ہے:

سنن ابی داؤد میں خالد بن عداء سے روایت ہے کہ:"رأیت رسول اللهؐ یخطب الناس یوم عرفة علی بعیر قائم فی الرکابین" (صحیح ابوداود للالبانی:۱۶۸۷،۱۶۸۶)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ کے دن اونٹ کی رکابوں پر کھڑے ہوکر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔''

مسلم،سنن ابی داود،مستدرک حاکم ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آپؐ کے خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد "ثم أذّن بلال ثم أقام فصلی الظھر" بلالؓ نے اذان کہی اور ظہر کی نماز نبیؐ نے پڑھائی۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ نے یہ خطبہ ظہر سے پہلے دیا تھا۔(واللہ اعلم)

حضرت عمرؓ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یوم عرفہ جمعہ کے دن تھا۔چنانچہ آپؓ آیت ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ......﴾ کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وھو قائم بعرفة یوم جمعة (بخاری ۴۴۰۷،۴۶۰۶،نسائی ۵۰۱۲)

جبکہ دوسری روایت میں أنزلت لیلة الجمعة کے الفاظ بھی ہیں اور ان دونوں روایتوں میں تطبیق کی صورت یہی ہے کہ یہ جمعہ کا دن تھا جس کی یہ آیت اتری اور حضرت عمرؓ نے جمعہ کی شام کی مناسبت سے اسے لیلة الجمعة کہہ دیا ورنہ لیلة الجمعة سے ان کی مراد جمعرات نہ تھی۔

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلے میں حافظ ابن حجر کا موقف بھی یہی ہے کہ عرفہ کا دن جمعہ کے دن تھا۔ (فتح الباری :۲۷۰/۸) اور یہی بات صاحبِ تحفۃ الاحوذی لکھتے ہیں کہ ''یہ عرفہ کا دن تھا اور اس دن جمعہ تھا۔''

(تحفۃ الاحوذی:۹۶/۴)

اس تحقیق کے بعد راجح بات یہی سامنے آتی ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا۔ اسی روایت کو بنیاد بناتے ہوئے ہم نے دوسرے دو خطبوں کے دنوں کا تعین یوم النحر بروز ہفتہ، یوم الرؤس بروز سوموار کیا ہے۔ **واللہ أعلم**

خطبہ یومِ عرفہ کی روایات درج ذیل ہیں:

❶ امام بیہقی مسور بن مخرمہ سے روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں حمد وثنا کے بعد خطاب فرمایا۔ (بیہقی ۱۲۵/۵)

❷ حضرت جابر نبی کریمؐ کا حج بیان کرتے ہوئے خطبہ حجۃ الوداع کے متعلق بیان کرتے ہیں

"فأتى بطن الوادى، فخطب الناس وقال: إن دماء كم وأموالكم حرام عليكم، كحرمة يومكم هذا فى شهركم هذا فى بلدكم هذا،

ألا كل شيئ من أمر الجاهلية تحت قدمى موضوع، ودماء الجاهلية موضوعة وإن أول دم أضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث، كان مسترضعا في بنى سعد فقتله هزيل،

وربا الجاهلية موضوع، و أوّل ربا أضع ربانا، ربا عباس بن عبد المطلب، فإنه موضوع كله

فاتقوا الله فى النساء فإنكم أخذتموهن بأمان الله، واستحللتم فروجهن بكلمة الله، ولكم عليهن أن لا يوطئن فروشكم أحداً تكرهونه، فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربًا غير مبرح، ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف،

وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصتم به: كتاب الله،

وأنتم تُسألون عنى، فما أنتم قائلون؟

قالوا: نشهد أنك قد بلغت وأدّيت ونصحت،

فقال بإصبعه السبابة، يرفعها إلى السماء وينكتها إلى الناس: اللهم! اشهد، اللهم! اشهد ثلاث مرات (صحیح مسلم:۲۹۴۱، صحیح سنن ابی داود للالبانی:۱۹۰۵،

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجہ:۱۸۵۰، الفتح الربانی:۵۸۸/۲۱)

''نبی کریمؐ بطن الوادی میں آئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، رواں مہینے کی اور موجودہ شہر کی حرمت ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی۔ جاہلیت کے خون بھی ختم کردیئے گئے اور ہمارے خون میں سب سے پہلا خون جسے میں ختم کررہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے۔ یہ بچہ بنوسعد میں دودھ پی رہا تھا کہ انہی ایام میں قبیلہ ہزیل نے اسے قتل کردیا

اور جاہلیت کا سود ختم کردیا گیا، اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کررہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ اب یہ سارا کا سارا سود ختم ہے۔

ہاں! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ذریعے حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جو تمہیں گوارا نہیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو لیکن سخت مار نہ مارنا، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم انہیں معروف کے ساتھ کھلاؤ اور پہناؤ

اور میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو اس کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور وہ ہے اللہ کی کتاب

اور تم سے میرے متعلق پوچھا جانے والا ہے تو تم لوگ کیا کہو گے؟ صحابہ نے کہا: ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے تبلیغ کردی، پیغام پہنچا دیا اور خیرخواہی کا حق ادا کردیا۔

یہ سن کر آپؐ نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ رہ۔'' (الرحیق المختوم:ص ۷۳۳)

❸ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

"ألا وإنی فرطکم علی الحوض، وأکا ثربکم الأمم فلا تسودوا وجهی.
ألا وإنی مستنقذ أناسا، ومستنقذ منی أناس فاقول: یارب! أصیحابی
فیقول: إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك" (صحیح ابن ماجہ للالبانی:۲۴۸۱)

''آگاہ رہو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، حوضِ کوثر پر اور میں تمہارے سبب اس اُمت کی کثرت پر فخر کروں گا، مجھے شرمندہ نہ کرنا۔

خبردار! کچھ لوگوں کو میں چھوڑ دوں گا اور کچھ لوگ مجھ سے چھڑوالئے جائیں گے۔ میں کہوں گا: اے میرے ربّ! یہ تو میرے اصحاب ہیں، سو وہ فرمائے گا تو نہیں جانتا جو

اُنہوں نے تیرے بعد نئی بدعتیں ایجاد کیں۔''

❹ عرفہ کے دن ہی یہ آیت بھی نازل ہوئی: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الاِسْلاَمَ﴾ (المائدۃ:۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کرلیا۔'' (الرحیق المختوم:۷۳۵)

اس کے متعلق حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ''إني لأعلم أي مكان أنزلت ورسول الله واقف بعرفة (بخاری:۴۴۰۷)

''بے شک میں بہتر جانتا ہوں کہ یہ کس مقام پر نازل ہوئی، نبیؐ اس وقت عرفہ میں تھے۔''

خطبہ یوم النحر ......۱۰؍ذوالحجہ

عن رافع بن عمرو المزني قال رأيت رسول الله يخطب الناس بمنى حين ارتفع الضحىٰ على بغلة شهباء وعليؓ يعبر عنه والناس بين قائم وقاعد'' (بیہقی:۵؍۱۴۰)

''رافع کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو چاشت کے وقت دن چڑھے سواری پر خطاب کرتے سنا، حضرت علیؓ آپؐ کا خطاب دہرا رہے تھے، سامعین میں بعض بیٹھے اور بعض کھڑے تھے۔''

❶ حضرت وابصہ بن معبد الجہنی کہتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں نبیؐ کے ساتھ تھا، آپؐ نے خطبہ میں فرمایا:

''يا أيها الناس أي شهر أحرم؟ قالوا: هذا الشهر، قال أي يوم أحرم؟ قالوا: هذا وهو يوم النحر، قال: فأي بلد أعظم عند الله حرمة؟ قالوا: هذا، قال: فإن دماء كم وأموالكم وأعراضكم محرمة عليكم كحرمة يومكم هذا في شهر كم هذا، في بلدكم هذا إلى يوم تلقون ربكم

ألا هل بلغت؟ قال الناس: نعم، فرفع يديه إلى السماء ثم قال: اللهم اشهد، ثم قال: ليبلغ الشاهد منكم الغائب'' (مجمع الزوائد:۳؍۲۶۹)

''اے لوگو! کون سا مہینہ سب سے زیادہ حرمت والا ہے، لوگوں نے کہا: یہی مہینہ۔ فرمایا کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آج کا دن اور وہ یوم النحر تھا۔ پھر آپؐ نے پوچھا: اللہ کے نزدیک سب سے حرمت والا شہر کون سا ہے تو صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ یہی ہے۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا خون اور تمہارا مال اور

تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح یہ مہینہ، یہ دن اور اس شہر کی حرمت ہے اور یہ اس دن تک ہے جس دن تم اپنے ربّ سے ملاقات کرو گے۔

خبردار! کیا میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا۔لوگوں نے کہا جی ہاں! تو نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا: اے اللہ گواہ رہ، پھر آپؐ نے فرمایا: ہر حاضر غائب کو یہ دعوت پہنچا دے۔''

❷ حضرت جابر فرماتے ہیں، آپؐ نے نحر کے دن فرمایا:

"ويقول لتأخذوا مناسككم فاني لا أدري لعلي لا أحج بعد حجتي هذه"

''آپؐ فرما رہے تھے کہ لوگو! تم حج کے طریقے سیکھ لو، میں اُمید نہیں کرتا کہ اس حج کے بعد حج کرسکوں۔'' (صحیح مسلم:١٢٩٧، مجمع الزوائد:٣/٢٦٩)

❸ امام بخاری اپنی صحیح میں ابوبکرہ کی روایت لائے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"الزمان قد استدار كهيئة يوم خلق السماوات والأرض، السنة اثنا عشر شهرًا منها أربعة حرم، ثلاثة متواليات: ذوالقعدة ، وذو الحجة والمحرم، ورجب، مضر الذي بين جمادى وشعبان" (بخاری:۴۴۰۶)

''زمانہ گھوم پھر کر اپنی اس دن کی ہیئت پر پہنچ گیا ہے جس دن اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔سال بارہ مہینے کا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے کے ہیں۔تین پے درپے یعنی ذیقعد، ذی الحجہ اور محرم اور ایک رجب، مضر(قبیلے کا) جو جمادی الآخرۃ اور شعبان کے درمیان ہے۔'' (الرحیق المختوم:٧٣٤)

❹ مزید فرمایا:

"فإن دماء كم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام، كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا، في شهر كم هذا، وستلقون ربكم فسيألكم عن أعمالكم، ألا فلا ترجعو بعدي ضلالا، يضرب بعضكم رقاب بعض، ألا ليبلغ الشاهد الغائب فلعل بعض من يبلغه أن يكون أوعى له من بعض من سمعه" (بخاری:۴۴۰۶،٧٠٧٨)

''اچھا تو سنو کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہے جیسے تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں تمہارے آج کے دن کی حرمت ہے۔اور تم لوگ بہت جلد اپنے پروردگار سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا، لہٰذا دیکھو میرے بعد پلٹ کر گمراہ نہ ہوجانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں

www.KitaboSunnat.com

مارنے لگو جو شخص موجود ہے، وہ غیر موجود تک (میری باتیں) پہنچا دے۔ کیونکہ بعض وہ افراد جن تک (یہ باتیں) پہنچائی جائیں گی، وہ بعض (موجودہ) سننے والوں سے کہیں زیادہ ان باتوں کے دروبست کو سمجھ سکیں گے۔'' (الرحیق المختوم:۷۳۷،۷۳۸)

❺ سلیمان بن عمرو بن اَحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور وعظ فرمایا:

"ألا لا يجني جان إلا على نفسه، ولا يجني والد على ولده ولا ولد على والده، ألا إن المسلم أخو المسلم، فليس يحل لمسلم من أخيه شيئ إلا ما أحل من نفسه. ألا وإن كل ربا في الجاهلية موضوع، لكم رؤوس أموالكم، لا تظلمون ولا تظلمون غير ربا العباس بن عبد المطلب فإنه موضوع كله" (صحیح ابن ماجہ للالبانی:۲۴۷۹)

''یاد رکھو! کوئی بھی جرم کرنے والا اپنے سوا کسی اور پر جرم نہیں کرتا (یعنی اس جرم کی پاداش میں کوئی اور نہیں بلکہ خود مجرم ہی پکڑا جائے گا) کوئی جرم کرنے والا اپنے بیٹے پر یا کوئی بیٹا اپنے باپ پر جرم نہیں کرتا (یعنی باپ کے جرم میں بیٹے کو یا بیٹے کے جرم میں باپ کو نہیں پکڑا جائے گا) خبردار! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کی کوئی بھی چیز دوسرے مسلمان کے لئے حلال نہیں جب تک وہ خود حلال نہ کرے۔ خبردار! جاہلیت کا ہر قسم کا سود اب ختم ہے، تمہارے لئے تمہارا اصل مال ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ ہی تم ظلم کا شکار ہو۔ عباس بن عبدالمطّلب کا سود سارے کا سارا ختم ہے۔''

❻ انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: خطبنا رسول الله ﷺ بمسجد من منى کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مسجدِ خیف میں جو کہ منیٰ میں ہے، خطبہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"نضر الله امرأ سمع مقالتي فحفظها ووعاها، ثم ذهب بها إلى من لم يسمعها، فربّ حامل فقه ليس بفقيه ورب حامل فقه إلى من هو أفقه منه" (صحیح الترغیب والترہیب للالبانی:۸۶)

''تروتازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے میری بات کو سنا، حفظ کیا اور یاد کیا۔ پھر اس کو اس تک پہنچایا جس نے اسے سنا نہیں۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو خود فقیہ نہیں، مگر فقہ (بصورتِ حدیث) کو اٹھائے پھرتے ہیں اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو اپنے سے زیادہ فقیہ شخص تک اس فقہ (حدیث) کو پہنچانے والے ہیں۔''

www.KitaboSunnat.com

اسی روایت کو کچھ الفاظ کے اضافہ کے ساتھ حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسجدِ خیف، (منیٰ) میں سنا:

"نضر الله عبدًا سمع مقالتي، فحفظها ووعاها، وبلغها من لم يسمعها، فربّ حامل فقه لا فقه له، وربّ حامل فقه إلى من هو أفقه منه، ثلاث لا يغل عليهن قلب مؤمن: إخلاص العمل لله، والنصيحة لأئمة المسلمين، ولزوم جماعتهم فإن دعوتهم تحوط من ورائهم"

(صحیح ترغیب للالبانی:۸۷، صحیح ابن ماجہ:۲۴۸۰، مسند احمد:۴/۸۰)

''تروتازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے میری بات کو سنا، حفظ کیا اور یاد کیا۔ پھر اس کو جس نے نہیں سنا، اس تک پہنچایا۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو خود غیر فقیہ ہیں مگر فقہ (حدیث) کو اٹھائے پھرتے ہیں۔ اور بہت سے فقہ اٹھانے والے اپنے سے زیادہ فقہ والے کی طرف بات لے جاتے ہیں۔

...... تین چیزیں ہیں جن پر مؤمن کا دل خیانت (تقصیر) نہیں کرتا: صرف اللہ کے لئے عمل کے اخلاص میں، اور مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیرخواہی میں، اور ان کی جماعت سے چمٹے رہنے میں، بے شک ان کی دعا ان پچھلے لوگوں کو بھی گھیر لیتی ہے۔''

❼ عمرو بن احوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے حجۃ الوداع (یوم النحر) میں فرمایا

"ألا إن الشيطان قد أيس أن يُعبد في بلدكم هذا أبداً ولكن سيكون له طاعة فى بعض ما تحتقرون من أعمالكم، فيرضى بها ......

ألا يأمتاه! هل بلغت؟ ثلاث مرات، قالوا: نعم، قال: اللهم اشهد ثلاث مرات" (صحیح ابن ماجہ للالبانی:۲۴۷۹)

''یاد رکھو! شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ اب تمہارے اس شہر میں کبھی بھی اس کی پوجا کی جائے لیکن اپنے جن اعمال کو تم لوگ حقیر سمجھتے ہو، ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی سے راضی ہوگا۔ خبردار، اے میری اُمت! کیا میں نے تمہیں تبلیغ کردی، یہ تین دفعہ کہا۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپؐ نے تین دفعہ فرمایا: اے اللہ! گواہ رہ۔''

❽ عمرو بن یثربی سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

"ولا يحل لامرء من مال أخيه الا ما طابت به نفسه"

(مسند احمد ۳/۴۲۳، دار قطنی:۳/۲۵، بیہقی:۶/۹۷)

''کسی آدمی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے مال میں سے لے جب تک وہ اپنی

www.KitaboSunnat.com

خوشی سے نہ دے دے۔''

❾ عمرو بن خارجہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے منیٰ کے خطبہ میں فرمایا:

"إن الله قسم لكل وارث نصيبه من الميراث، فلا يجوز لوارث وصية، الولد للفراش وللعاهر الحجر، ومن ادعى إلى غير أبيه، أو تولى غير مواليه، فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يقبل منه صرف ولا عدل" (صحیح ابن ماجہ للالبانی:۲۱۹۲،مصنف عبدالرزاق:۱۶۳۰۶)

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے میراث میں سے ہر وارث کے لئے ثابت کردہ حصہ مقرر کردیا ہے اور وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر تولد ہوا اور بدکار کے لئے پتھر!۔ جس نے اپنے باپ کے بجائے کسی دوسرے کو باپ قرار دیا یا جس غلام نے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو آقا ظاہر کیا تو ایسے شخص پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف لعنت ہے، اس سے (قیامت کے دن) کوئی بدلہ یا عوض قبول نہ ہوگا۔'' (محسن انسانیت از نعیم صدیقیؒ: ص۵۸۷)

(10) حضرت اُمّ الحصین سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا:

"إن أُمّر عليكم عبد مجدع أسود يقودكم بكتاب الله تعالىٰ فاسمعوا له وأطيعوا" (مسلم:۱۲۹۸)

''اگر کوئی حبشی یعنی بریدہ غلام بھی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔'' (سیرۃ النبیؐ از شبلی نعمانیؒ:۲/۱۶۴)

(11) عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا:

"يأيها الناس! إياكم والغلو فى الدين، فإنه أهلك من كان قبلكم الغلو في الدين" (صحیح ابن ماجہ للالبانی: ۲۴۵۵)

''لوگو! مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں'' (سیرۃ النبیؐ از شبلی نعمانیؒ:۲/۱۶۱)

(12) امام احمد بن حنبل، مرۃؒ سے روایت لائے ہیں کہ جس میں نبیؐ نے منیٰ کے دن خطبہ دیا اور ایک لمبے وعظ کے بعد فرمایا:

"ألا وقد رأيتموني وسمعتم مني وستسألون عني فمن كذب على فليتبوأ مقعده من النار" (مسند احمد:۵/۴۱۲)

''خبردار! تم لوگوں نے مجھ سے سن لیا اور مجھے دیکھ لیا، عنقریب تم سے میرے بارے میں

www.KitaboSunnat.com

سوال ہوگا پس جس نے بھی مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔"

خطبہ یوم الرؤس اوسط ایامِ التشریق......۱۲/ذوالحجہ

یہ خطبہ پچھلے دوخطبوں کی طرح کا تھا۔ نبی کریمؐ نے یہ خطبہ سوموار کو سواری پر منیٰ کے مقام پر 'اوسط ایام التشریق' میں ارشاد فرمایا۔ سنن ابی داود میں ابو نجیح سے روایت ہے کہ وہ بنی بکر کے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہیں:

رأينا رسول الله يخطب بين أوسط أيام التشريق، ونحن عند راحلته، وهى خطبة رسول اللهؐ التي خطب بمنى

(صحیح ابی داود للالبانی:۲/۱۷۲، بیہقی:۵/۱۵۱)

''ہم نے نبیؐ کو اوسط ایام تشریق میں منیٰ کے مقام، پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا، اس وقت ہم ان کی سواری کے قریب ہی تھے اور منیٰ کا خطبہ یہی ہے۔''

"ونحن عند راحلته" سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سواری پر تھے۔

اس بارے میں مزید روایات درج ذیل ہیں:

❶ امام بیہقی اپنی 'سنن' میں سراء بنت نبہاء کی روایت لائے ہیں، وہ فرماتی ہیں:

"سمعت رسول اللهﷺ، يقول فى حجة الوداع: هل تدرون أي يوم هذا قال وهو اليوم الذي يدعون يوم الرؤس، قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: هذا أوسط أيام التشريق: هل تدرون أي بلد هذا؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: هذا الشهر الحرام، ثم قال: انى لا أدرى لعلى لا ألقاكم بعد هذا ألا وإن دماء كم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا حتى تلقوا ربكم فيسألكم عن أعمالكم ألا فليبلغ أقصاكم أدناكم ألا هل بلغت" (بیہقی:۵/۱۵۱، مجمع الزوائد:۳/۲۷۳)

''میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے، کیا تم جانتے ہو، یہ کون سا دن ہے؟ اور یہ وہ دن تھا جسے 'یوم الرؤس' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ سب لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا! یہ اوسط ایام التشریق ہے اور تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: یہ مشعر الحرام ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: میں نہیں جانتا شاید اس وقت کے بعد میں تم سے ملاقات کروں۔ بے شک تمہارا خون، تمہارے اَموال اور تمہاری آبروئیں تمہارے ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن حرمت والا ہے اور یہ شہر حرمت والا ہے، یہاں تک کہ تم اپنے ربّ سے جاملو۔ عنقریب وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا۔ خبردار!

تمہارا قریب والا دور والے کو یہ باتیں پہنچا دے۔ خبردار! کیا میں نے تم کو تبلیغ کر دی۔"

❷ خطبہ اوسط ایام التشریق کے متعلق حافظ نورالدین ہیثمی ابونقرۃ سے روایت لائے ہیں جس میں آپؐ کا فرمان یوں روایت کیا گیا ہے:

"یٰأیها الناس إن ربکم واحد وأباکم واحد ألا لا فضل لعربي علی عجمي ولا لعجمي علی عربي ولا أسود علی أحمر ولا أحمر علی أسود إلا بالتقوی" (مجمع الزوائد:۳/۲۶۶، مسند احمد:۵/۴۱۲)

"لوگو! بے شک تمہارا ربّ ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے، ہاں عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔"
(سیرۃ النبی از شبلی نعمانیؒ:۲/۱۵۵)

❸ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اوسط ایام التشریق کو ہی سورۃ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ نازل ہوئی۔ (بیہقی:۵/۱۵۲)

حجۃ الوداع کے غیر معین خطبات

حجۃ الوداع کے وہ فرمودات جنہیں راویوں نے کسی جگہ کی طرف منسوب کئے بغیر بیان کر دیا، درج ذیل ہیں:

❶ ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نبیؐ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھا، آپؐ نے سب سے پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا:

"ألا لعلکم لاترونی بعد عامکم هذا، ألا لعلکم لا تروني بعد عامکم هذا ألا لعلکم لا تروني بعد عامکم هذا، اعبدو ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شهر کم و حجو بیتکم و أدّوا زکوٰتکم طیبة بها أنفسکم تدخلوا جنة ربکم عزوجل" (مسند احمد:۵/۲۶۲، المستدرک حاکم:۱/۹)

"خبردار! تم اس سال کے بعد شاید تم مجھے نہ دیکھ سکو، خبردار! اس سال کے بعد شاید تم مجھے نہ دیکھ سکو، خبردار! اس سال کے بعد شاید تم مجھے نہ دیکھ سکو۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرو، پانچوں وقت کی نماز پڑھو اور حج کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ یہ سب کام خوشی سے سرانجام دو تو تم اپنے ربّ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

❷ امام بخاری اپنی 'صحیح' میں ابن عمرؓ کی روایت لائے ہیں جس کے الفاظ یوں ہیں:

www.KitaboSunnat.com

"فحمدالله وأثنى عليه ثم ذكر المسيح الدجال فأطنب في ذكره وقال ما بعث الله من نبي إلا أنذر أمته، أنذره نوح والنبيون من بعده وإنه يخرج فيكم فما خفي عليكم من شأنه فليس يخفى عليكم أن ربكم ليس على ما يخفى عليكم ثلاثا، إن ربكم ليس بأعور، وإنه أعور عين اليمنى فأن عينه عنبة طافية، ويلكم، أو ويحكم انظروا لا ترجعوا بعد كفارًا يضرب بعضكم رقاب بعض" (بخاری:۴۴۰۲،۴۴۰۳)

''آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی۔ پھر آپؐ نے دجال کا ذکر کیا کہ کوئی بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی اُمت کو اس (دجال) سے نہ ڈرایا ہو۔ نوحؑ اور اس کے بعد آنے والے نبیوں نے بھی اس کے بارے میں ڈرایا۔ وہ تم (امتِ محمدیہ کے زمانہ) میں ظاہر ہوگا اور یہ بات تم خوب جانتے ہو، اس کی حالت بھی تم سے ڈھکی چھپی نہیں اور نہ ہی یہ بات تم پر مخفی ہے کہ تمہارا ربّ ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو تمہارے لئے پردہ میں ہیں (یہ تین دفعہ فرمایا)۔ اور فرمایا: تمہارا ربّ کانا نہیں جبکہ اس (دجال) کی دائیں آنکھ کانی ہے اور وہ آنکھ اس طرح ہے جس طرح پھولا ہوا منقیٰ ہوتا ہے۔ افسوس تم پر دیکھو! میرے بعد کفر میں نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنا شروع کردو۔''

دوسری جگہ حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ

قال فی حجة الوداع لجرير، استنصت الناس فقال: لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم ر قاب بعض" (بخاری:۴۴۰۵)

''نبی کریمؐ نے حجۃ الوداع میں حضرت جریر کو فرمایا کہ لوگوں کو چپ کروائیں، پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

❸ ابوامامہ الباہلی سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"يأيها الناس! خذوا من العلم قبل أن يُقبض العلم وقبل أن يرفع العلم وقد كان أنزل الله عزوجل ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَلَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ قال فكنا نذكرها كثيرا من مسألته وأتقينا ذلك حين أنزل الله على نبيه ﷺ قال فأتينا أعرابيا فرشوناه برداء ه قال فاعتم به حتى رأيت حاشية البرد خارجة من حاجبه الأيمن قال: ثم قلنا له سل النبیؐ قال فقال له يا نبی الله! كيف يرفع العلم منا وبين أظهرنا

المصاحف وقد تعلمنا ما فيها وعلمناها نساء نا وذرارينا وخدمنا قال فرفع النبیؐ رأسه وقد علت وجهه حمرة من الغضب قال فقال: أي ثقلتك أمك! هذه اليهود والنصارى بين أظهرهم المصاحف لم يصبحوا يتعلقوا بحرف مما جاء تهم به أنبياؤهم ألا وإن من ذهاب العلم أن يذهب حملته، ثلاث مرات" (مسند احمد:۵/۲۶۶)

ترجمہ: ''اے لوگو! علم حاصل کرلو قبل اس کے کہ وہ قبض کرلیا جائے اور اٹھا لیا جائے (اور اس وقت تک یہ آیت نازل ہوچکی تھی) ﴿يَاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُوءكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَلَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ کسی نے پوچھا کہ علم کیسے اُٹھا لیا جائے گا حالانکہ ہمارے پاس مصاحف موجود ہیں، ہم اس کو سیکھتے ہیں اور ان میں موجود (مسائل) اپنی عورتوں، اولاد اور خادموں کو بھی سکھلاتے ہیں؟ تو نبی کریمؐ نے سر اٹھایا اور آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہورہا تھا، فرمایا! تیری ماں تجھے گم پائے، یہود و نصاریٰ کے درمیان بھی تو مصاحف موجود تھے لیکن انہوں نے اپنے انبیا کی لائی ہوئی آسمانی کتابوں میں سے ایک حرف کے ساتھ بھی سروکار نہ رکھا۔ خبردار علم کے ختم ہوجانے کی ایک یہ بھی شکل ہے کہ اس کے جاننے والے ختم ہوجائیں، آپؐ نے یہ بات تین دفعہ کہی۔''

❹ فضالہ بن عبیدۃ انصاری سے روایت ہے کہ آپؐ نے حجۃ الوداع میں فرمایا:

"سأخبركم، مَنِ المسلم؟ من سلم الناس من لسانه ويده والمؤمن من أمنه الناس على أموالهم وأنفسهم، والمهاجرين هجر الخطايا الذنوب، والمجهدين جاهد نفسه فى طاعة الله تعالىٰ" (کشف الاستار:۱۱۴۳)

''عنقریب میں تمہیں خبر دوں گا کہ مسلمان کون ہے؟ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ سلامت رہیں، اور مؤمن وہ ہے جس سے لوگوں کے اموال اور جانیں امن میں رہیں، مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے اور مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔''

❺ ابوامامہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبیؐ سے سنا کہ

"إن الله قد أعطى كل ذى حق حقه فلا وصية لوارث"

(صحیح ابن ماجہ للالبانی:۲۱۹۳، اِرواء:۱۶۵۵، نسائی:۳۶۴۱، مشکوٰۃ:۳۰۷۳)

www.KitaboSunnat.com

''بے شک اللہ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا، اب وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں۔''

❻ حارث بن برصاء فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ سے حجۃ الوداع میں سنا، آپؐ نے فرمایا:

"من اقتطع حال أخيه بيمين فاجرة فليتبوأ مقعده من النار" (ترغیب:۶۲۲/۲)

''جس شخص نے اپنے بھائی کا مال جھوٹی قسم سے ہتھیایا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔''

❼ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیا اور فرمایا:

"يايها الناس! إني قد تركت فيكم ما ان اعتصمتم به فلن تضلوا أبداً: كتاب الله وسنة نبيه إن كل مسلم أخ المسلم المسلمون إخوة"

(مستدرک حاکم:۹۳/۱)

''اے لوگو! بے شک میں تم میں وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، وہ ہے: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔ بے شک ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔'' (مستدرک حاکم:۹۳/۱)

ایسی غیر مستند روایات جو خطبہ حجۃ الوداع کی طرف منسوب ہیں

❶ عبدالرحمٰن بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا:

"أرقائكم، أرقائكم، أطعموهم مما تأكلون، واكسوهم مما تلبسون فإن جاء وا بذنب لا تريدون أن تغفروه فبيعوا عباد الله ولا تعذبوهم" (مسند احمد:۳۶/۴)

''اپنے غلاموں کا خیال رکھو! جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ، جو خود پہنو، وہی ان کو پہناؤ...... اگر وہ کوئی ایسی غلطی کر بیٹھیں کہ تم معاف نہ کرنا چاہو تو ان کو سزا مت دو بلکہ انہیں اللہ کے بندوں کو بیچ دو''۔ (سیرۃ النبی از شبلی نعمانیؒ:۱۵۶/۲)

حکم: یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں عاصم بن عبیداللہ جو کہ ابن عاصم بن عمر بن الخطاب ہے، ضعیف ہے۔ اس کے علاوہ یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۱۷۹۳۵)، طبرانی (۶۳۶/۲۲) میں بھی ہے۔ اور ان دونوں سندوں میں سفیان ثوری کی تدلیس ہے...... اسی طرح طبقات ابن سعد (۲۷۷/۳) اس میں عبداللہ الاسدی جو کہ ابواحمد الزبیری کی کنیت سے معروف ہے ضعیف راوی ہے کیونکہ یہ سفیان ثوری کی حدیث کے بارے میں غلطیاں کرتا

ہے.....مجمع الزوائد (۲۳۶/۴) میں ھیثمی نے ذکر کیا اور کہا کہ اس روایت کو احمد اور طبرانی نے بھی اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان میں عاصم بن عبیداللہ ضعیف ہے۔ لغرؒ غلاموں کے بارے میں اس مضمون کی حجۃ الوداع کے حوالے سے کوئی مستند روایت نہیں۔

نوٹ: لیکن ان الفاظ کے ساتھ یہ صحیح روایت بھی موجود ہے: "إخونكم خولكم جعلكم الله تحت أيديكم فمن كان أخوة تحت يده فليُطعمه مما يأكل وليلبسه مما يلبس ولا تكلفوهم ما يغلبهم فإن كلفتموهم فأعينوهم" (مسلم:۱۶۵۷،۱۶۶۱)، (مسند احمد:۴۷۸۴)، (ابویعلی:۵۷۸۲)، (الادب المفرد:۱۸۰)، (ابوداود:۵۱۶۸)، (سنن بیہقی:۱۰/۸)، (الشعب :۸۵۷۲)، (طبرانی فی الکبیر:۱۳۲۹۴) ان کتب میں اس مضمون کی روایت صحیح سند کے ساتھ موجود ہے لیکن وہ خطبہ حجۃ الوداع کی طرف منسوب نہیں۔

❷ ابوحرہ الرقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے اوسط ایام التشریق میں فرمایا:

"ألا ومن كانت عنده أمانة، فليؤدها إلى من ائتمنه عليها" (مسند احمد:۷۳/۵)

''جس کسی کے قبضے میں کوئی امانت ہو تو اسے اس کے مالک کو ادا کردے۔''

(محسن انسانیت از نعیم صدیقی: صفحہ ۵۸۵)

حکم: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں علی بن زید ضعیف ہے جو کہ ابن جدعان کی کنیت سے معروف ہے۔

❸ ابوامامۃ الباہلی سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں نبیؐ نے فرمایا:

"لا تنفق امرأة شيئا من بيتها إلا بإذن زوجها، قيل: يارسول اللهؐ! ولا طعام؟ قال: ذلك أفضل أموالنا، العارية مؤداة، والمنيحة مردودة، والدين يقضى والزعيم غارم" (مصنف عبدالرزاق:۱۶۳۰۸)

''ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں، قرض ادا کیا جائے، عاریتاً واپس کی جائے، عطیہ لوٹایا جائے، ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔''

حکم: یہ روایت بھی ضعیف ہے کیونکہ اس میں اسماعیل بن عیاش مُختلط راوی ہے۔

اس معنی کی روایت (ابوداود: ۳۵۶۵، ابن ماجہ: ۲۳۹۸) وغیرہ میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے لیکن خطبہ حجۃ الوداع کی طرف منسوب نہیں کی گئی۔

www.KitaboSunnat.com

❹ ابن عمر سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اوسط ایام التشریق میں فرمایا:

﴿إِنَّمَا النَّسِئُ زِيَادَةٌ فِى الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ﴾ كانوا يحلون صفرًا عاما، ويحرمون المحرم عاما ويحرمون صفرًا عاما، ويحلون المحرم عاما، فذلك النسيئ (کشف الاستار:۱۱۴۱)

''سال کی کبیسہ گری کفر میں ایک زیادتی ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ اس کے باعث بہکائے جارہے ہیں۔ وہ اسے ایک سال حلال کرلیتے ہیں اور اسے ایک سال حرام کرلیتے ہیں، تاکہ اس تعداد کا تکملہ کرلیں جو خدا نے حرام کررکھی ہے اور نسیٔ اس کو کہتے ہیں کہ وہ لوگ محرم کو ایک سال حرام قرار دیتے اور ایک سال صفر کو حلال قرار دیتے ، اسی طرح ایک سال صفر کے مہینے کو حرمت والا بنا دیتے ہیں تو ایک سال محرم کو لڑائی کے لئے حلال قرار دیتے ہیں۔''

حکم: یہ روایت ضعیف ہے، اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

❺ ابن صامت سے روایت ہے کہ آپؐ نے عرفہ کے دن فرمایا:

"إن الله قد غفر لصالحيكم وشفع صالحيكم فى طالحيكم ينزل المغفرة فتعمهم ثم يفرق المغفرة فى الأرض فتقع على كل تائب ممن حفظ لسانه ويده وإبليس وجنوده على جبال عرفات ينظرون ما يصنع الله فيهم، فإذا نزلت المغفرة دعا وجنوده بالويل"

(الموضوعات:۲/۲۱۶، ترغیب:۲/۲۰۲، منثور:۱/۲۳۰)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے صالحین کو بخش دیا اور ان کی ضعیف اعمال والے لوگوں کے بارے میں بھی سفارش قبول کی جس کی وجہ سے اللہ کی رحمت اُترنے لگی اور عام ہونے لگی، پھر یہ مغفرت زمین پر بکھیر دی گئی، زبان اور ہاتھ کے گناہوں سے بچنے والے ہر تائب پر یہ واقع ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم کو ابلیس اور اس کا لشکر عرفات کے پہاڑوں پر سے دیکھ رہے ہیں۔ جب بھی اللہ کی رحمت اُترتی ہے تو ابلیس اور اس کے لشکر واویلا کرتے ہیں۔''

حکم: یہ روایت موضوع ہے، الحسن بن علی ازدی حدیثیں گھڑنے والا راوی ہے۔

اس روایت کی سند کے بارے میں ابن حبان لکھتے ہیں:

"ليس هذا الحديث من كلام رسول اللهﷺ ولا من حديث أبي هريرة ولا الأعرج ولا مالك والحسن بن علي كان يضع على الثقاة لا يحل كتب حديثه ولا الرواية عنه حلال" (الموضوعات:۲/۲۱٦)

''یہ روایت اللہ کے رسولﷺ کے کلام میں سے نہیں ہوسکتی اور نہ ہی ابوہریرۃ کی کلام ہے اور نہ اعرج و مالک کے کلام میں سے ہے۔حسن بن علی الازدی ثقات پر جھوٹ باندھتا تھا، اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔''

❻ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبیﷺ نے فرمایا:

"المؤمن حرام على المؤمن كحرمة هذا اليوم، لحمه عليه حرام أن ياكله بالغيبة يغتابه وعرضه عليه حرام أن يظلمه وأذاه عليه حرام أن يدفعه دفعا" (مجمع الزوائد:۳/۲٦۸)

''مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے اس طرح حرمت والا جس طرح آج (یوم الاضحیٰ) کا دن حرمت والا ہے اور مؤمن کا گوشت دوسرے مؤمن پر حرام ہے جو وہ اس کی غیبت کرکے کھاتا ہے اور اس کی عزت بھی حرام ہے کہ ظلم کرکے اس کی بے عزتی کرے اور اس کو ردّ؍دور کرکے تکلیف پہنچانا بھی حرام ہے۔''

حکم: یہ روایت ضعیف ہے،اس میں محمد بن اسماعیل بن عیاش ضعیف ہے۔

❼ سنن ابن ماجہ میں ابن مطر سے مروی ہے کہ نبیﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا:

"ياأيها الناس خذوا العطاء ماكان عطاء فإذا تجاحفت قريش على الملك وكان عن دين أحدكم فدعوه" (ضعیف سنن ابی داودللالبانی:٦۳۳)

(آپ لوگوں کو نصیحت فرمارہے تھے، نیک کاموں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے منع کررہے تھے۔سو آپﷺ نے فرمایا:)

اے لوگو! (حاکم) کی بخشش کو لے لیا کرو جب تک وہ بخشش رہے (یعنی موافق شرع کے حاصل ہو اور موافق شرع کے تقسیم ہو) پھر جب قریش ایک دوسرے کے ساتھ بادشاہت کے لئے لڑنا شروع کردیں اور یہ عطا فرض کے بدلہ میں ملے تو اس کو چھوڑ دو۔''

حکم: یہ روایت ضعیف ہے، دیکھئے حوالہ مذکورہ: ضعیف سنن ابی داؤدللالبانی

❽ کعب بن عاصم الاشعری کہتے ہیں کہ میں نے اوسط ایام التشریق میں نبیﷺ سے خطبہ سنا، آپﷺ فرمارہے تھے:

www.KitaboSunnat.com

"المؤمن على المؤمن حرام كحرمة هذا اليوم لحمه عليه حرام أن ياكله بالغيب ويغتابه وعرضه عليه حرام أن يخرقه ووجهه عليه حرام أن يلطمه وأذاه عليه حرام أن يؤذيه وعليه حرام أن يدفعه دفعا يتعتعه"
(مجمع الزوائد:۳/۲۷۲)

''مؤمن دوسرے مؤمن کے لیے اس طرح حرمت والا ہے جس طرح آج کا یہ دن حرمت والا ہے۔اس کا گوشت بھی اس پر حرام ہے، وہ جو اس کی غیبت کر کے کھاتا ہے۔اس کی عزت کو تار تار کرنا، چہرے پر تھپڑ مارنا، اس کو اذیت دینا اور دھکے دے کر دفع دور کرنا بھی حرام ہے۔'' (مجمع الزوائد:۳/۲۷۲)

حکم: اس روایت میں کرامۃ بنت الحسن مجہول ہے۔

9 ابوامامہ الباہلی سے روایت ہے کہ آپؐ نے یوم العرفہ کو فرمایا:

"ألا كل نبى قد مضت دعوته إلا دعوتى فإنى قد ذخرتها عند ربى إلى يوم القيامة، أما بعد! فإن الانبياء مكاثرون فلا تخزونى فإنى جالس لكم على باب الحوض" (مجمع الزوائد:۳/۲۷۱، کنز الاعمال:۳۹۰۸۵)

''خبردار! ہر نبی اپنی دعا کے ساتھ گزر چکے لیکن میں نے اپنے ربّ کے پاس اپنی دعا قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ کر چھوڑی ہے۔ پس بے شک انبیا اپنی اپنی امت کی کثرت دیکھ رہے ہوں گے، سوتم مجھے خفت میں نہ ڈالنا، میں تمہارے لئے حوضِ کوثر کے دروازے پر بیٹھا ہوں گا۔''

حکم: یہ روایت ضعیف ہے، اس میں بقیۃ بن الولید مدلس ہے۔

(10) امام ابوداؤد اپنی 'سنن' میں باب الخطبة على المنبر بعرفة کے تحت روایت لائے ہیں

"عن رجل من بنى ضمرة، عن أبيه، أو عمه قال: رأيت رسول اللهؐ وهو على المنبر بعرفة"

''بنوضمرہ (قبیلہ) کا ایک آدمی اپنے والد یا چچا سے روایت کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، وہ عرفہ کے روز منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔''

حکم: یہ روایت ضعیف ہے، دیکھئے (ضعیف سنن ابی داؤد للالبانی: ۴۱۶)

خطبۃ حجۃ الوداع: منشورِ انسانیت

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے خطاب شروع کیا......

مرد و زَن کے حقوق و فرائض: عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ذریعے حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جو گوارا نہیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو لیکن سخت مار نہ مارنا اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم انہیں معروف کے ساتھ کھلاؤ اور پہناؤ۔

ہدایت نامہ: اور میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو اس کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب ہے اور اس کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

انسانی مساوات: لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے ہاں عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔

حرمت سود: خبردار! جاہلیت کا ہر قسم کا سود اب ختم ہے۔ تمہارے لئے تمہارا اصل مال ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ ہی تم ظلم کا شکار ہو اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کر رہا ہوں، عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے اب یہ سارے کا سارا سود ختم ہے!!

جاہلیت کے خون معاف: سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی۔ جاہلیت کے خون بھی ختم کر دیے گئے اور ہمارے خون میں سب سے پہلے خون جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے۔ یہ بچہ بنو سعد میں دودھ پی رہا تھا کہ انہی ایام میں قبیلہ ہذیل نے اسے قتل کر دیا۔

ذاتی ذمہ داری: یاد رکھو! کوئی بھی جرم کرنے والا اپنے سوا کسی اور پر جرم نہیں کرتا (یعنی اس جرم کی پاداش میں کوئی اور نہیں بلکہ خود مجرم ہی پکڑا جائے گا) کوئی جرم کرنے والا اپنے بیٹے پر یا کوئی بیٹا اپنے باپ پر جرم نہیں کرتا (یعنی باپ کے جرم میں بیٹے کو یا بیٹے کے جرم میں باپ کو نہیں پکڑا جائے گا)

اطاعت امیر: اگر کوئی حبشی یعنی بریدہ غلام بھی تمہارا قائد بنا دیا جائے اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔

www.KitaboSunnat.com

تلقین پیغام رسانی: جو شخص موجود ہے، وہ غیر موجود تک (میری باتیں) پہنچا دے، کیونکہ بعض وہ افراد جن تک (یہ باتیں) پہنچائی جائیں گی وہ بعض (موجودہ) سننے والوں سے کہیں زیادہ ان باتوں کے دروبست کو سمجھ سکیں گے۔

باہمی سلوک: خبردار! کسی مسلمان کی کوئی بھی چیز دوسرے مسلمان کے لئے حلال نہیں جب تک وہ خود حلال نہ کرے اور اپنی خواہش سے نہ دے دے۔

بدکاری کا خاتمہ: بچہ اس کا جس کے بستر پر تولد ہوا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔

حفاظت نسب: جس نے اپنے باپ کے بجائے کسی دوسرے کو باپ قرار دیا یا جس نے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو آقا ظاہر کیا تو ایسے شخص پر اللہ اور فرشتوں اور عام انسانوں کی طرف سے لعنت ہے۔ اس سے (قیامت کے دن) کوئی بدلہ یا عوض قبول نہ ہوگا۔

قوم کی ہلاکت کے مرض کی نشاندہی: لوگو! مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی سے ہلاک ہوئیں۔

اہمیت علم: اے لوگو! علم حاصل کرو قبل اس کے کہ وہ قبض کرلیا جائے اور اٹھالیا جائے۔

خبردار! علم کے ختم ہوجانے کی ایک یہ بھی شکل ہے کہ اس کے جاننے والے ختم ہوجائیں (یہ بات آپؐ نے تین دفعہ دہرائی)

احترام انسانیت: عنقریب میں تمہیں خبر دوں گا کہ مسلمان کون ہے؟ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ سلامت رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے اموال اور جانیں محفوظ رہیں۔

دھوکہ دہی کی حوصلہ شکنی: جس شخص نے اپنے بھائی کا مال جھوٹی قسم سے ہتھیایا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔

باہمی اخوت: بے شک ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

بڑے دشمن کی پہچان: کوئی بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو اس (دجال) کے بارے میں نہ ڈرایا ہو۔ نوحؑ اور اس کے بعد آنے والے نبیوںؑ نے بھی اس کے بارے میں ڈرایا۔ وہ تم (امت محمدیہ کے زمانہ) میں ظاہر ہوگا اور یہ بات تم خوب جانتے ہو۔ اس کی حالت بھی تم سے

ڈھکی چھپی نہیں اور نہ ہی یہ بات تم پر مخفی ہے کہ تمہارا رب ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو تمہارے لئے پردہ میں ہیں۔تمہارا ربّ کانا نہیں جبکہ اس (دجال) کی دائیں آنکھ کانی ہے اور وہ آنکھ اس طرح ہے جس طرح پھولا ہو منقیٰ ہوتا ہے۔

حکمرانوں کی خیرخواہی: تین چیزیں ہیں جن پر مؤمن کا دل خیانت (تقصیر) نہیں کرتا۔صرف اللہ کے لئے عمل کے اخلاص میں، مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیرخواہی میں اور ان کی جماعت سے چمٹے رہنے میں۔

حق وراثت: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے میراث میں سے ہر وارث کے لئے ثابت کردہ حصہ مقرر کردیا ہے۔اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

سچ کی تلقین: خبردار! عنقریب تم سے میرے بارے میں سوال ہوگا۔جس نے بھی مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔

حفاظت دین: اپنے پروردگار کی عبادت کرو پانچوں وقت کی نماز پڑھو اور حج کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔یہ سب کام خوشی سے سرانجام دو تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

درس اتحاد: اور تم لوگ بہت جلد اپنے پروردگار سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا، لہٰذا دیکھو میرے بعد پلٹ کر گمراہ نہ ہوجانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

شہادت اور تکمیل مشن: اور تم سے میرے متعلق پوچھا جانے والا ہے تو تم لوگ کیا کہو گے؟ صحابہ کرامؓ نے کہا: ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے تبلیغ کردی، پیغام پہنچا دیا اور خیرخواہی کا حق ادا کردیا۔یہ سن کر آپؐ نے انگشتِ شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ رہ، اے اللہ گواہ رہے، اے اللہ گواہ رہے!!

اُنہی ایام میں یہ وحی نازل ہوئی:

﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ:۳) ''آج میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بحیثیت دین پسند کرلیا۔''

☆☆